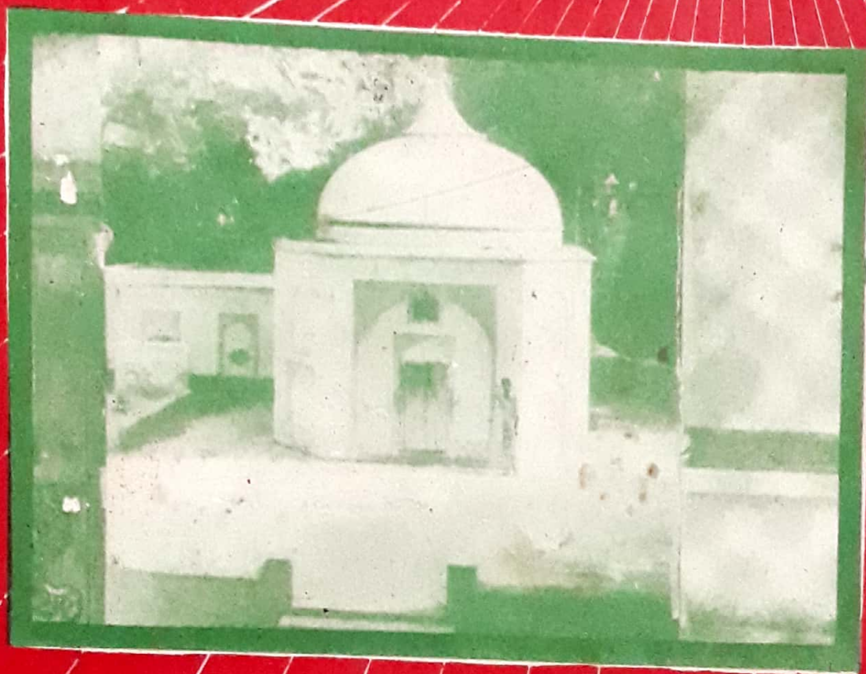
بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا رب العلمین

رحمۃ للعلمین

انوارِ اکبر

بصیرپور



الناشر:

بزمِ اکبر

بصیرپور شریف

ساہیوال







بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ○

زیر ظل عاطفت

قدوۃ السالکین امام الواصلین زبدۃ العرفا حضرت الحاج خواجہ

محمد ظہور اللہ

دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمد اکبر رحمۃ اللہ علیہ

بصیر پور (ساہیوال)

انوار اکبر

المنتظم: صاحبزادہ معین الحق صاحب مدظلہ

الناشر: بزم اکبر بصیر پور شریف ضلع ساہیوال

تعارف

عرصہ دراز سے یہ ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ ایسی بزم تشکیل دی جائے جو محض مذہبی نہیں سماجی اور معاشرتی مقاصد کی حامل ہو لہذا بزم اکبر کے قیام کا مقصد بھی یہی ہے اور اسی بزم کے زیر انتظام یہ رسالہ آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ اس کا مقصد نئی نسل کو اسلام کے بنیادی مسائل سے روشناس کرانا ہے یہی مقصدِ عُظمیٰ لے کر ہم پہلی بار آپ سے مخاطب ہیں۔ ہمارا مطلب اِصلاح معاشرہ ہے۔ کسی سے اُلجھنا نہیں۔ لہذا ہم بجاطور پر اُمید کرتے ہیں۔ کہ نوجوان اور مخلص ساتھی ہمارے ساتھ ہر نوعی تعاون فرمائیں گے۔ اہلِ قلم حضرات اپنی نگارشات سے مشرف فرمائیں گے۔ نیز قارئین کرام اپنی آراء سے نوازیں گے اور ساتھ ہی میں اپنے معاونین حضرات کا تہہ دِل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے ہر ممکن طریق سے ہماری معاونت فرمائی۔

نعت

منبع شریعت پیر طریقت حضرت خواجہ محمد اکبر رحمۃ اللہ علیہ

بادشاہِ دو جہاں حضرت محمدؐ پاک ہیں
نورِ زمین و آسماں حضرت محمدؐ پاک ہیں

پیشواءِ انبیاء بیت المقدس میں ہوئے
تاج بر سر مرسلاں حضرت محمدؐ پاک ہیں

بر فلک ہفتم ہوئے تھے جو ملائک کے امام
واقف اسرارِ نہاں حضرت محمدؐ پاک ہیں

شافعِ روزِ حشر جس نے کیا دو شق قمر
دین جس کا جاوداں حضرت محمدؐ پاک ہیں

جس کے تن پر مگس نہ بیٹھی نہ سایہ پر زمیں
پاک تر از روح و جاں حضرت محمدؐ پاک ہیں

جس کے لب سے ہو گیا شیریں وُہ چاہ شور تھا
جس کا بادل سائباں حضرت محمدؐ پاک ہیں

جس کی فرقت سے ستون مسجد کا رویا زار زار
وہ معطر دلستاں حضرت محمدؐ پاک ہیں

پانی میٹھا جس کی انگلیوں سے جاری نہر وار
وہ حبیبِ غیب داں حضرت محمدؐ پاک ہیں

بسم اللہ کی فضیلت

حضرت قبلہ الحاج خواجہ محمد ظہور اللہ صاحب مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ:۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور رحمت والا ہے

ہم سب سے پہلے بسم اللہ کی فضیلت بیان کرتے ہیں اس کی دو وجہ ہیں۔ اول یہ کہ اس میں قرآن مجید کی پیروی ہے۔ جس میں شروع ہر سورۃ کا بسم اللہ سے ہے۔ دوسرے یہ کہ جس کام کو شروع کرو اور اس میں خدا کا نام نہ ہو وہ انجام کو نہیں پہنچتا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ جس کام کو خدا کے نام سے شروع نہ کیا جائے گا۔ وہ کام ادھورا رہے گا۔

حضرت امیرالمؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے لئے دس ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور دس ہزار برائیاں اس کی مٹا دیتا ہے اور دس ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ اس حدیث کو خلاصۃ الاخبار میں ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ جب معوذتینؐ نازل ہوئی اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پڑھ کر بتایا کہ یہ دو سورتیں ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

کہ ان میں فاصلہ کس چیز سے کیا جائے۔ جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالےٰ
کے حکم سے بسم اللہ کو نور کے کاغذ میں لکھ کر دونوں ہاتھوں میں
لئے ۷۰ ہزار فرشتوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پاس لائے اور کہا کہ یا رسول اللہ آپ کو اور آپ کے اُمتیوں کو بشارت
ہو کہ میں سوائے آپ کے اور کسی نبی پر بسم اللہ لے کر نہیں آیا
اگر یہ نام توریت میں ہوتے تو حضرت موسٰے علیہ السلام کی اُمت
یہود نہ ہوتی اور انجیل میں ہوتے تو حضرت عیسٰی علیہ السلام کی اُمت
نصاریٰ نہ ہوتی۔ جس نے ایک بار بھی بسم اللہ پڑھی وُہ بے خوف
ہُوا یعنی بسم اللہ کے پڑھنے سے خوف دُور ہو جاتا ہے اور اطمینان
حاصل ہوتا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ
بسم اللہ کے ۱۹ حرف ہیں اور دوزخ کے بھی ۱۹ طبقہ ہیں پس جو
کوئی ایک بار بسم اللہ پڑھے گا وہ دوزخ کے انیسوں طبقہ سے نجات
پائے گا۔ حدیث شریف میں آیا ہے قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
لَمْ یَبْقَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ ذَرَّۃٌ کہ جس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
پڑھی تو اس کے گناہوں میں سے ایک ذرّہ برابر بھی باقی نہ رہے گا۔ جو
شخص گھر میں جاتے وقت بسم اللہ پڑھے گا۔ اس گھر میں برکت
ہوگی۔ اگر اس کے ساتھ سورۃ اخلاص قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد بھی ملا لیا
کرے تو غنی ہو جائے۔ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے
ہیں کہ بسم اللہ مشکل کاموں کی عقدہ کشائی اور رنج وغم کو دُور کرنے
والی اور دشوار کام کو آسان کرنے والی ہے اور دلوں کو روشن کرتی ہے غرضیکہ بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم کی بڑی فضیلت اور برکت ہے وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ والہ اصحابہ اجمعین

ادارہ

سلطان المشائخ حضرت خواجہ محمد اکبر رحمۃ اللہ علیہ

بصیر پور شریف ضلع ساہی وال میں منبع شریعت پیر طریقت قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، برہان الواصلین شیخ المشائخ، صوفی باصفا، زہد و تقویٰ، شریعت و طریقت کے پابند، انکشافات و رموزات سے آگاہ حضرت خواجہ محمد اکبر رحمۃ اللہ علیہ، جنہوں نے تمام زندگی میں دینی خدمات سرانجام دیں۔ دنیائے اسلام ہمیشہ ایسی ہستیوں پر ناز کرتی رہے گی۔ آپ سلسلہ چشتیہ نظامیہ کی ایک ممتاز ہستی تھے۔ قرآن و سنت کے عامل اور عاشق تھے۔ اور سلف الصالحین کی یاد تھے۔ آپ کی فیضانِ نظر کا یہ کمال تھا کہ ؎

پڑ گئی جس پر نظر بندہ سے مولےٰ کر دیا

اس شرعی اور روحانی پیشوا نے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کے مطابق اپنی زندگی کو اپنایا۔ دین کے منافی کوئی کام دیکھا تو آپ نے مجاہدانہ طور پر اس کی اصلاح فرمائی اور اہلِ دنیا پر ثابت کر دیا کہ اللہ والوں کی کامیابی اور کامرانی کے ساتھ زندگی کس طرح مطمئن ہوتی ہے

سلسلۂ حسب و نسب

آپ روحانی طور پر پیدائشی ولی تھے آپ کا اسم گرامی محمد اکبر نسبتی لقب خواجہ

آپ ۱۲۷۲ھ رمضان المبارک میں قصبہ بصیر پور میں پیدا ہوتے اور پُولے

تربیٹھ سال کی عمر میں مورخہ ۱۶ رجب المرجب ۱۳۳۵ھ کو اس دارِ فانی سے دار البقاء میں واصل باللہ ہو گئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

تعلیم آپ نے ابتدائی تعلیم منطق، صرف و نحو، فقہ، حدیث اور تفسیر، عربی اور فارسی اپنے والد ماجد سے حاصل کی آپ ظاہری علوم کی تکمیل کے بعد ملک میں مختلف مقامات پر رُوحانی پیشواؤں اور اولیائے کرام کی صحبت سے فیضیاب ہوتے اور نصف حصّہ زندگی سے زیادہ درس وتدریس میں گزارا۔

طریقت وولائیت آپ پیدائشی ولی صوفی طبع اور قلب سلیم کے مالک تھے۔ آپ کا مزاج جلالی تھا۔ آپ شریعت محمدیؐ اور صوم و صلوٰۃ کے زبردست پابند تھے۔ آپ نے سب سے پہلے بیعت اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر کی تھی۔ پھر ارادتِ مقصود کی خاطر کشمیر، پاراچنار اور سوَن کی پہاڑیوں کا سفر طے کیا جہاں مختلف روحانی پیشواؤں سے مستفید ہو کر آپ علاقہ سندھ میں تشریف لے گئے۔ اسی علاقے میں پھرتے ہوئے جب آپ تونسہ شریف پہنچے تو وہاں آپ پر ایک عجیب روحانی کیفیت طاری ہو گئی۔ مقاماتِ سلوک جسمانی و روحانی، ظاہری و باطنی، فیض درجات و کمالات کے حصول کا مقام آچکا تھا۔ زمین قلب، ذکر الٰہی سے ہموار ہو گئی۔ اور سینہ انوار و تجلیات الٰہی کا مرکز بن گیا وہ لمحہ آپہنچا جب مرشدِ کامل کی نگاہِ بلند نے آپ کو امانتِ الٰہی کا مستحق قرار دیا اور نعمتِ باطنی سے مالامال کر دیا۔ آپ نے تونسہ شریف میں سلطان الاولیاء حضرت خواجہ اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ جو پاک باطن اور روشن ضمیر بزرگ

تھے۔ جن کا فیض ہندوستان سے افغانستان تک اور عرب شریف سے ترکستان تک پہنچا اور ہر تشنۂ کام، فیضِ عام سے مستفید فرمایا کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی علیہ الرحمۃ جلیل القدر اولیاءِ کرام سے ہوئے ہیں آپ حضرت اعلیٰ قطبِ زماں، غوثِ دوراں، خواجہ خواجگان حافظ محمد سلیمان علیہ الرحمۃ کے پوتے اور حضرت خواجہ گل محمدؒ صاحب علیہ الرحمۃ کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ اس کے بعد آپ پھر واپس بصیر پور میں تشریف لائے۔ اور درس و تدریس اور سلسلۂ طریقت کو اپنایا

آپ حُسنِ اخلاق کا مجسمہ تھے۔ غربا و مساکین پر بہت ہی زیادہ مہربان تھے۔ اسی لئے آپ کو غریب نواز کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ نذرونیاز میں جو کچھ آتا وہ سب غرباء اور یتیم بچوں میں تقسیم فرما دیتے آپ فتح آباد ضلع حصار، ہندوستان کے سفر میں چند یتیم بچوں کو ہمراہ لائے اور انہیں وافر حِصّہ علم سے بہرہ ور کیا جن میں الحاج حافظ محمد رمضانؒ اور حافظ محمد یوسف قابلِ ذکر ہیں۔ کوئی عالمِ فاضل بنا۔ کوئی حافظ بنا اور اکثر نے حج کیا۔

آپؒ کا دن درس و تدریس اور رات یادِ الٰہی میں کٹتی۔ سفر میں بھی نماز با جماعت کا خاص خیال فرماتے تھے۔ ذکر جہر، تہجد، چاشت، اشراق اوّابین، ختم خواجگان و دیگر وظائف خواجگان بڑی پابندی سے ادا فرماتے تھے

آپؒ کے والد

آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت خواجہ الحاج محمد مقیم رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

مختصر حالات

آپ نقشبندی خاندان سے منسلک تھے۔ اور آپ سعادت ولایت سے معمور تھے۔ آپ کی پیشانی نورانیت سے درخشاں تھی۔ آپ سے باطنی طور پر بے شمار طالبان حق خدا رسیدہ ہوئے آپ

نے مکمل طور پر تعلیم بیت المقدس میں حاصل کی۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ نے بیشتر حصہ زندگی ملک شام میں گزارا اور اپنے لختِ جگر فرزندِ ارجمند حضرت خواجہ محمد اکبر رحمۃ اللہ علیہ کو راہِ سلوک پر گامزن کرنے کے لئے واپس بصیر پور تشریف لائے اور اپنی سیرت و حیات سے انہیں ملحوظ کیا۔

ادنٰی کرامت حضرت خواجہ محمد اکبرؒ

حضرت خواجہ محمد اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے دلی لگن سے معرفت کا چراغ روشن کیا جس کی منور شعاعوں نے دنیا کی نگاہوں کو خیرہ کر دیا ہزاروں مسلمانوں کو باطنی فیض بخشا اور سینکڑوں کفار کو مسلمان بنایا۔ آپ نے اپنی زندگی بفعہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات کے عین مطابق ڈھال لی۔

ایک بار کا ذکر ہے کہ بصیر پور علاقہ کے چند معروف جاگیردار جن میں حاجی شہامد خاں، سردار مہمند خاں اور میاں محمد جہانگیر خاں وٹو نے آپ کی خدمت میں مبلغ پانچ صد روپے کی تھیلی نذرانہ کے طور پر پیش کی۔ تو خواجہ صاحب نے دریافت فرمایا، کیا آپ زکواۃ دیتے ہیں؛ اس پر وٹو صاحب نے عرض کی کہ نہیں زکواۃ تو ہم نے کبھی نہیں دی۔ آپ چونکہ باضمیر اور شریعت محمدیؐ کے سخت پابند تھے۔ اس لئے آپ نے تھیلی لینے سے انکار کر دیا۔

اسی طرح مولانا سلطان محمود اروڑہ جاگیر والوں کی زبانی معلوم ہوا کہ جب آپ تونسہ شریف حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے تو مرشدی و مولائی نے حکم دیا کہ آپ تونسہ شریف کی بجائے ہر ماہ بروز جمعہ پاک، پتن شریف دربار حضرت مسعود الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ پہ آجایا کریں اور میں بھی تونسہ شریف سے وہاں آجایا کروں گا۔ حضرت کے ارشاد کے مطابق آپ ہر ماہ دربار شریف

پر جانتے اور میں بھی آپ کے ہمراہ جاتا تھا۔ ایک بار کا ذکر ہے کہ ایک آدمی ریاست بہاولپور سے دربار بابا فریدؒ پر آیا اور شرقی دروازہ پر کھڑا ہو کر بلند آواز سے آہیں مارنے اور چلّانے لگا۔ جس سے زائرین حضرات کے خیالات منتشر ہو گئے۔ اس کی اس حرکت پر خواجہ صاحب نے مجھے فرمایا کہ مولانا صاحب آپ جا کر اس آدمی کو خاموش کریں اور کہیں کہ اللہ والے دِل کی باتیں بھی جانتے ہیں۔ جس طرح کوئی دل میں پکارے، یہ سنتے ہیں۔ اس پر مجھے اس شخص نے کہا کہ میں نے تو سمجھا تھا کہ اللہ تعالےٰ کے دربار میں اور اس کے برگزیدہ لوگوں کے دروازے پر کسی کو فریاد کرنے اور دَامن پھیلانے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ لیکن آج پتہ چلا ہے کہ دنیا والے کسی ہر مقام پر مظلوم کی شنوائی نہیں ہونے دیتے اس کی بَات سنتے ہی میرے دل پر اثر ہوّا اور میں خاموش ہو گیا بلکہ اُسے کہا کہ بھائی جیسا چاہے کرو۔ جب اس نے دوبارہ رونا چلّانا شروع کیا تو خواجہ صاحب نے مجھے فرمایا کہ اسے بلا کر میرے پاس لے آؤ میں نے آپ کے ارشاد کے مطابق اُسے کہا کہ میاں چلو بابا صاحب کے جنوبی دروازے پر ایک بزرگ تم کو بلا رہے ہیں وہ شخص میرے ساتھ جناب خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوّا اور حضرت صاحب کے اصرار پر اس نے اپنا تمام ماجرا سنایا کہ جناب میری منگنی ایک قریبی رشتہ دار جو کہ بڑا امیر اور مالدار ہے۔ کے گھر ہوئی تھی اور میں عرصہ تک ان کی غلامی کرتا رہا ہوں۔ لیکن اب انہوں نے مجھے جواب دے کر دوسری جگہ رشتہ کیا ہے۔ جب کہ بارات اسی آنے والی جمعرات

کو آ تے گی۔ اس کی تمام داستان سنتے ہی جناب خواجہ صاحب نے فرمایا کہ تم بازار سے پتاشے لے آؤ وہ شخص بازار سے پتاشے لینے چلا گیا اس کے جانے کے بعد مجھے دل ہی دل میں نہایت ہنسی آئی کہ خواجہ صاحب کو خوب سوجھی۔ پہلے تو یہی آدمی خاموش نہیں ہوتا تھا لیکن خواجہ صاحب نے اسے دربار سے ہی نکال دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد تو وہ آدمی پتاشے لے آیا۔ خواجہ صاحب نے مجھے حکم دیا کہ مولانا صاحب تم اس آدمی کا نکاح پڑھا کر ایجاب قبول کرا دو اور اس کو حکم دیا کہ تم نکاح اور پتاشے تقسیم کرنے کے بعد اپنے سسرال کے گاؤں چلے جاؤ اگر کبھی مجھے ملنا ہو تو بصیر پور میں آ جانا۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ دو تین یوم تک جمعرات کو پروگرام کے مطابق دوسرے فریق کی بارات آ گئی اور بندہ پر کسی طرح سے بھی مایوسی نہ ہوئی۔ یقین محکم کے ساتھ بزرگانِ دین کے ارشاد پر پابند تھا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ جب آنے والی بارات کے دولہا کا نکاح ہونے لگا تو دونوں فریقین کے درمیان جہیز، نان و نفقہ کی بنا پر جھگڑا طول پکڑ گیا حتیٰ کہ بارات کو خالی واپس جانا پڑا۔ ان کے جانے کے بعد میرے سسر نے میری تلاش شروع کر دی اور مجھے تلاش کر کے نکاح پڑھایا اور میری بیوی کا ڈولا میرے آبائی گاؤں میں پہنچا دیا۔ میں نے شب عروسی میں اپنی بیوی کو تمام ماجرا سنایا اور علی الصبح اپنے چند دوستوں کے ہمراہ دربار حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری دینے کے بعد دوستوں کو وہیں چھوڑا اور اپنی بیوی کو ہمراہ لے کر بصیر پور میں حضرت خواجہ محمد اکبر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضورؐ میں حاضری دی۔ مسجد کے باہر اپنی بیوی کو بٹھا کر میں مسجد

کے اندر خواجہ صاحب کے حضوُر قدم بوس ہو کر پاؤں دبانے لگا۔ اُس وقت جناب خواجہ صاحب ایک فقہ کی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے تھوڑی دیر کے بعد جب حضوُر نے میری طرف دیکھا تو میں نے عرض کیا کہ یا حضرت شاید آپ نے مجھے پہچانا نہیں تو خواجہ صاحب مسکرا کر بولے ہاں بھئی، اب تو بیوی والا جو ہو گیا ہیں کس طرح پہچانوں، یہ الفاظ سُنتے ہی جھٹ قدموں پر گر کر معافی مانگی۔ اور دونوں میاں بیوی جناب خواجہ صاحب کے ہاتھ پر دستِ بیعت ہوئے جب خواجہ صاحب سے اجازت لے کر اپنے علاقہ کو جانے لگے تو حضور اپنے گھر سے پانچ چھ جوڑے روٹیاں اور وافر مقدار میں حلوا لے آئے۔ دونوں میاں بیوی نے اصرار کیا کہ یا حضرت ہم تو صرف دو ہیں۔ اتنی وافر مقدار کو ہم کیا کریں گے اس پر جناب خواجہ صاحب نے فرمایا کہ جن دوستوں کو پاک پتن شریف چھوڑ آئے ہو۔ اِن کو کون غذا کھلائے گا۔ سبحان اللہ۔ اللہ والے تو تمام جہان کا تماشہ پشتِ ناخن پر دیکھ سکتے ہیں۔

آپ نے فقہ، تصوف، پند و نصائح، وظائف و عملیات پر متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ آپ کے کلام میں شریعت، تصوف اور عشقِ حقیقی کا رنگ غالب ہے ؎

محرم الحرام

★ — جناب صاحبزادہ محمد معین الحق صاحب

یہ اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے، ماہ محرم کی بہت فضیلت ہے اس ماہ کی دسویں تاریخ کو جو جانیں اللہ کی راہ میں کرب و بلا کے تپتے ہوئے صحرا میں قربان کی گیئں۔ تاریخ عالم ان کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے محرم کی دسویں تاریخ، وہ تاریخ ہے جس میں اللہ تعالٰے نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی۔ حضرت ادریس علیہ السلام کو بلند مرتبہ پر فائز کیا۔ اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ کو ٹھنڈا کیا۔ اسی دن حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی سے اُتارا اور اسی دن حضرت موسٰے علیہ السلام پر توراۃ نازل ہوئی حضرت یوسف علیہ السلام اسی دن قیدخانہ سے باہر آئے اور یعقوب علیہ السلام کی بینائی واپس آئی اور اسی دن حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا گیا۔ بنی اسرائیل کے لئے دریا بھی اسی دن پھاڑا گیا جو شخص اس دن کا روزہ رکھے۔ چالیس سال کا کفارہ ہوگا۔ جس نے شبِ عاشورہ کو عبادت کی گویا اس نے ساتوں آسمان والوں کے برابر عبادت کی۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا" اگر تم ماہِ رمضان کے علاوہ روزہ رکھنا چاہتے ہو تو عاشورہ کا روزہ رکھو۔ کیونکہ یہ اللہ تعالٰے کا مہینہ ہے اس میں ایک دن ایسا ہے جس میں ایک قوم کی توبہ اللہ تبارک و تعالٰے نے قبول فرمائی۔ اور دوسری قوم کی توبہ قبول فرماتے گا۔ پس جس نے

عاشورہ کے دن اللہ عزّ وجلّ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ ویسے ہی قبول فرمائے گا۔ جس طرح ان سے پہلوں کی توبہ قبول کی۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ محرم الحرام کی شان بہت بلند ہے۔

نکتہ یہ اسلامی سال کا مہینہ ہے اس کی دسویں تاریخ کو قربانی ہے اور ذوالحجہ اسلامی سال کا آخری مہینہ ہے اس کی دسویں تاریخ کو بھی قربانی ہے۔ ہم مسلمانوں کا سال شروع بھی قربانی سے ہوتا ہے اور ختم بھی قربانی پر، ابتداء بھی قربانی اور انتہا بھی قربانی، علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں ؎

غریب و سادہ و رنگین ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی حسینؓ ابتدا ہے اسماعیل

چشمِ فلک کو یہ منظر کبھی نہیں بھول سکتا، باپ نے بیٹے کے گلے پر چھری رکھ دی زمین کانپ اُٹھی، پہاڑوں کے دل دہل گئے۔ بیٹا بھی کتنا سعادت مند ہے۔ عرض کرتا ہے ابا جانؑ۔ آنکھوں پر پٹی باندھ لیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہاتھ رُک جائیں اور میں اس سعادت سے محروم ہو جاؤں ؎

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیلؑ کو آدابِ فرزندی

ابا جی دیر نہ کیجیے سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِیْنَ خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔

آپ اس ہی چیز کو صابر پاؤ گے ۔ سرخرو پیشِ خدا تم جاؤ گے

خلیل اللہ بیٹے کے گلے پر چھری چلاتے ہیں۔ پروردگار عالم نے بہ

منظر دیکھ کر فرمایا۔ اے ابراہیمؑ بے شک تو نے خواب سچا کر دکھایا ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو

وَفَدَیْنَاہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ

اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دیکر اسے بچالیا

ادھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے اسماعیلؑ کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے ہیں اِدھر حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں، بھانجوں، بھتیجوں کو ساتھ لئے میدان کرب و بلا میں پہنچ چکے ہیں اور ایک ایک کو اپنے دستِ مبارک سے تیار فرما کر میدانِ کربلا میں روانہ فرما رہے ہیں اور شہید ہو رہے ہیں۔

شہید کا درجہ اللہ تعالےٰ نے بڑا بلند فرمایا ہے جب شہید کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتا ہے تو اسے دیدارِ الٰہی نصیب ہو جاتا ہے اور وہ اس میں اتنا محو و مستغرق ہوتا ہے کہ چاہے گھوڑے ٹینک اس کے جسم کو روندتے چلے جائیں مگر اُسے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی شہید جب جنت میں جائے گا تو عرض کرے گا " اے رب کریم تیری جنت دیکھ لی ہے۔ مگر مجھے تیری جنت میں لذت نہیں آئی۔ پروردگار عالم فرمائے گا " اے میری راہ میں جان قربان کرنے والے میری جنت میں کس چیز کی کمی ہے۔ "وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْ اَنْفُسُکُمْ"، اور جو تم خواہش کرو اس میں موجود ہے۔ شہید عرض کرے گا " یا اللہ مجھے وُہ لذت جو میدانِ جہاد میں دشمن کی تلوار کی دھار کے نیچے آئی تھی۔ یہاں نہیں ملتی۔ میری خواہش ہے کہ مجھے پھر دُنیا میں واپس بھیج دیا جائے۔ پھر میدانِ جہاد ہو دشمن کی تلوار ہو اور میری گردن ہو۔ میرا جسم ہو اور دشمن کے گھوڑے

پھر تیری راہ میں اُقْتَلُ قتل کیا جاؤں ثُمَّ اُحْیِيْ پھر زندہ کیا جاؤں ثُمَّ اُقْتَلُ پھر قتل کیا جاؤں۔ یہ عمل مجھے تیری جنت سے پیارا ہے شہید کے خون کے ایک ایک قطرے کے عوض حضور علیہ السلام کی اُمت کے ۷۰،۰۰۰ ہزار گنہگار بخش دیئے جائیں گے دُعا کیجئے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنی راہ میں شہادت نصیب فرمائے (آمین)

جب محرم کا مہینہ آتا ہے تو دلوں کے اندر جذبۂ شہادت موجزن ہو جاتا ہے اور اس شہادتِ عظمےٰ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور وہ قربانیاں سامنے آجاتی ہیں جن کی گواہی آج بھی کربلا کی تپتی ہوئی ریت کے ذرے دے رہے ہیں۔ مختصر سا قافلہ ہے اور اس قافلے کا رہنما وُہ ہے جسے دیکھ کر سیّدِ عالم فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حسینؓ سے جنّت کی خوشبو آتی ہے

برادرانِ اسلام کربلا کا واقعہ بہت طویل اور دردناک ہے آپ یقین فرمائیں کہ کرب و بلا کے میدان میں قربانی دینے والے اپنی جانیں راہِ خُدا پیش کرنے والے زندہ ہیں ان کی یاد گھر گھر میں تازہ ہے۔ یزیدی ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئے۔ راہِ حق میں جان دینے والوں کے لئے یہ اعلان و انعام کافی ہے" وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝

"وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے اُنہیں مُردہ گمان بھی نہ کرو۔ وُہ زندہ ہیں انہیں اپنے رب کے پاس سے رزق ملتا ہے"

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

بزم کی شان میں

* جنابِ ملک معراج دین صاحب

*

اے بزمِ شوق تنبکر پرستاروں کو ہو سلام
اس اکبری گلشن کے مہہ پاروں کو ہو سلام

کیسا ہے بزم پاک کا مبارک یہ افتتاح
پہلو میں خواجگان کے بیٹھے ہیں سب مداح

اس آستانِ پاک کے نظاروں کو ہو سلام
اے بزمِ شوق تنبکر پرستاروں کو ہو سلام

اس بزم کے مُوجد کو کچھ داد بھی تو دو
اس ادب کے تجّاری کو کچھ داد بھی تو دو

معراج کی ہے التجا یا رب تنبکر حضور
پھُولے پھلے یہ انجمن یاروں کو ہو سلام



تصنیف

منبع شریعت، پیر طریقت، شیخ المشائخ

حضرت خواجہ

محمد اکبر رحمۃ اللہ علیہ (بصیر پور شریف)

ترتیب و تدوین

شیخ الحدیث و تفسیر صوفی باصفا
شریعت و طریقت کے پابند

حضرت خواجہ

محمد سعد اللہ رحمۃ اللہ علیہ



جو شخص اس وظیفہ کو صدق دل سے بلاناغہ بعد از نماز فجر ایک بار پڑھے گا اسے ایک کروڑ چالیس لاکھ درود شریف پڑھنے، ایک کروڑ چالیس لاکھ ختم قرآن پاک، ایک ہزار حج مقبول اور ایک ہزار عمرہ کا ثواب ملے گا دنیا اور عاقبت میں سب آفات سے امن میں رہے، عذاب جان کندنی و عذاب قبر سے بفضلہ تعالیٰ محفوظ رہے اور جس مطلب کے واسطے پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ وہ مطلب حسب دلخواہ ہو

ملنے کا پتہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ سلطان المشائخ

حضرت خواجہ محمد اکبر رحمۃ اللہ علیہ

بصیر پور ضلع ساہیوال





کی سوانح حیات مبارکہ کی کتب ہمارے پاس

PDF فائل میں دستیاب ہیں

جس بھائی کو چاہیئے وہ ہمارے واٹس ایپ پر مفت حاصل کرسکتا ہے

مزید معلومات کیلئے ہمارے YouTube
یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں
Sulemania Chishtia Library

اس کے علاوہ دیگر تونسوی خواجگان کی سیرت پر کتب اور اسلامی کتب بھی طلب کرسکتے ہیں۔

+92 332 1717717 خلیفہ مدنی تونسوی

PDF BY

طالب دعا

خلیفہ مدنی تونسوی تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان

+923321717717